سوال

میرے خاوند نے دو شادیاں کی ہیں اور وہ کوئی بھی کام نہیں کرتا تو کیا وہ پہلی کو طلاق دے یا دوسری کو؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

انسان کا اپنا اور اس کے بیوی بچوں کا رزق لکھا جاچکا اور مقدر ہوچکا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اورزمین پر چلنے والے جتنے بھی جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی کے ذمہ ہیں، وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے ھود (6)۔

اور بیوی کو طلاق دینے سے رزق میں کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور نہ ہی اس میں فراخی ہوسکتی ہے، بلکہ شادی کرنا اور خاندان کا بسنا اور اس میں استقرار و ٹھہراؤ باعث برکت اور وہ برکت اور روزی کو لاتا ہے۔

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس اور فقیر بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا اور اللہ تعالی بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے النور (32)۔

تو اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ نکاح کرنا روزی لاتا ہے اور اس میں اضافہ کا باعث وسبب ہے۔

اور اللہ تعالی نے مردوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اہل عیل پر خرچ کریں، اور جس شخص کو رزق کی کمی کا سامنا ہو اللہ تعالی نے اسے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ تعالی نے اس جو کچھ بھی دیا ہے وہ اس میں حسب استطاعت اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، اسے یہ حکم نہیں دیا کہ اگر اس کی روزی تنگ ہے تو بیوی کو طلاق دے دے۔

بلکہ اللہ تعالی نے تو یہ بتایا ہے کہ وہ عنقریب تنگی کے بعد وسعت اور مشکل کے بعد آسانی پیدا کرے گا۔

اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا:

کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق میں تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ اللہ تعالی نے اسے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالی کسی بھی شخص کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی اسے طاقت دے رکھی ہے، اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی پیدا کردے گا الطلاق (7)۔

ہم تو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ خاوند اپنی کسی بھی بیوی کو طلاق نہ دے، اور اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے کام کی تلاش اور طلب رزق میں لگا رہے اور اسے میں اسے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالی پر حقیقی توکل کرتے ہوئے کام کی تلاش کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(اگر تم اللہ تعالی حقیقی توکل کرو جس طرح کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالی تمہیں بھی ویسے ہی رزق سے نوازے جس طرح کہ وہ پرندوں کو عطا کرتا ہے وہ اپنے گھونسلوں سے صبح کے وقت خالی پیٹ اور بھوکے نکلتے ہیں اور جب شام کے واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں) مسند احمد، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں کہا ہے:

توکل سے مراد یہ ہے کہ: جس چیز پر یہ آیت دلالت کرتی ہے اس کا اعتقاد رکھا جائے:

(اور زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے بھی جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی کے ذمہ ہیں) ھود (6)۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو کچھ مخلوق سے حاصل ہوتا ہے اس پر اعتماد کرنا چھوڑ دے، کیونکہ ایسا کرنے سے ہوسکتا ہے توکل کے مخالف چیز حاصل ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جو اپنے گھر یا پھر مسجد میں بیٹھ جائے اور یہ کہنا شروع کردے کہ میں کوئی کام نہیں کرونگا حتی کہ مجھے میرا رزق مل جائے، تو امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

یہ آدمی علم سے جہالت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں:

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میرا رزق تو میرے نیزے کے نیچے رکھا ہے)۔

اور ایک دوسری حدیث میں کچھ اس طرح فرمایا:

(اگر تم اللہ تعالی حقیقی توکل کرو جس طرح کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالی تمہیں بھی ویسے ہی رزق سے نوازے جس طرح کہ وہ پرندوں کو عطا کرتا ہے وہ اپنے گھونسلوں سے صبح کے وقت خالی پیٹ اور بھوکے نکلتے ہیں اور جب شام کے واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں)

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں سے رزق کی تلاش میں جاتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور صحابہ کرام بھی تجارت کیا کرتے اور اپنے کھجوروں کے باغات میں کام کاج کیا کرتے تھے، اور ان لوگوں میں ہمارے لیے قدوہ اور نمونہ ہے۔

اور بیویوں پر بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی مدد اور تعاون کریں، اور خاوند کی حالت اور استطاعت کا خیال رکھتے ہوئے اس اس کی استطاعت سے زیادہ تنگ نہ کریں، اور اگر تم دونوں کوئی ایسا کام کرسکتی ہو جو نفقہ میں خاوند کے لیے مددگار ثابت ہوسکے تو آپ کو ایسا کرنا چاہیے، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس کام میں شرعی قوانین اور ضوابط اور گھر اور اولاد کی ضرورت کو مدنظر رکھیں تو تمہیں بھی اجر ثواب حاصل ہوگا۔

حدیث میں وارد ہے کہ:

کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ہنرمند عورت ہوں مجھے کچھ ہنر آتا ہے، میرے اور میری اولاد اور خاوند کے لیے اس کے علاوہ کوئی روزگار اور خرچے کا انتظام نہیں، اور مجھے انہوں نے صدقہ کرنے سے بھی روک رکھا ہے جس کی بنا پر میں اب کچھ بھی صدقہ نہیں کرسکتی تو کیا میرا ان پر خرچہ کرنے سے مجھے کوئی اجر و ثواب حاصل ہوگا؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: ان پر خرچہ کرتی رہو کیونکہ ان پر تم جو بھی خرچ کروگی اس کا تمہیں اجر و ثواب ملے گا۔

دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر (15504)۔

اور صحیح بخاری کی ایک راویت میں یہ الفاظ ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

(اسے دوہرا اجر حاصل ہوگا، ایک تو رشتہ داری کا اجرو ثواب اور دوسرا صدقہ کرنے کا ثواب)۔

ہم اللہ تعالی سے دعاگوہیں کہ وہ ہمیں عفت وغنا عطا فرمائے، واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آمین یارب العالمین۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

10035